خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

۶- فروری ۱۹۹۵ء

دنیا ایک فانی چیز ہے

دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں- یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے- یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے- غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۱ سوموار- ۵ رمضان - ۱۴۱۵ھ ۶ تبلیغ ۷۴ ۱۳ ھش ۶- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقّت ہو- اضطراب اور گدازش ہو- جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے- مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو- تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے- اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے-

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا- مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے- اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں- جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ و تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے .سط چاہے تو اس قبض سے .سط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے- وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے- (ملفوظات جلد سوم ص ۳۹۷-۳۹۸)

۲۹- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست معین فارم پر بھجوائی جائے

○ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ۲۹- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی تیاری ابھی سے شروع کر دیں- دفتر ہذا کی طرف سے اس غرض کے لئے مطبوعہ فارم بھجوائے جا رہے ہیں- مہربانی فرما کر انہی مطبوعہ فارم پر مطلوبہ معلومات بھجوائیں- تاکہ حضرت صاحب کی خدمت میں صاف ستھرا ریکارڈ پیش کیا جاسکے- ناموں کے ساتھ رقم کا لکھنا ضروری ہے- بغیر رقم کے نام بھجوانا درست نہیں- (وکیل المال اول تحریک جدید)

گیمبیا میں نصرت ہائی سکول کا شاندار نتیجہ

○ ویسٹ افریقن ایگزامینیشن کونسل کے جاری کردہ نتائج کے مطابق گیمبیا (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کا نصرت ہائی سکول دوسری بار بھی امتحانی نتائج کے لحاظ سے اولیول کے امتحانات میں اول رہا ہے- اس کے طلباء میں سے ۱۹ نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی- اور ڈسٹنکشن حاصل کی- دوسرے نمبر پر گیمبیا ہائی سکول رہا جس کے فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ۱۳ تھی- نصرت ہائی سکول کے دو طالب علم نبیلہ صدف اور سلمان انصاری ٹاپ پر رہے-

(ڈیلی آبزرور بانجل گیمبیا ۲۰- اکتوبر ۹۴ء)

سانحہ ارتحال

○ عزیزم مکرم عطاء المحسن ابن مکرم محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ مورخہ ۹۵-۲-۱ کو بعمر ۹ سال وفات پا گئے- ۹۵-۲-۱ کو بعد مغرب بیت اللطیف محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ میں ان کا جنازہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے پڑھایا- عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے ہی دعا کروائی-

اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

نیکیوں کی توفیق ملنا بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان فخر اور بڑائی کے عیب میں جب مبتلا ہو جاتا ہے تو بہت سے گناہ اس سے سرزد ہوتے ہیں- منجملہ ان کے دوسروں کی عیب چینی بھی ہے- اللہ تعالیٰ کو وہ انسان جو عیب چین ہو اور کسی (صاحب ایمان) کو فتنہ میں ڈالے پسند نہیں ہے-

اس میں شک نہیں کہ جو انعامات خدا تعالیٰ بندوں کو دیتا ہے- وہ محض اپنے فضل اور احسان سے ہی دیتا ہے- دیکھو ایک نماز پڑھنے والے کو نماز پڑھنے کی طاقت کہاں سے ملی ہے- ظاہر ہے خدا تعالیٰ سے- انسان کی آنکھیں ہیں- اس کا دل ہے- انگلیاں ہیں- غرض جتنے وہ اعضاء ہیں جن کو انسان عبادت میں لگاتا ہے- وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور انعام ہیں- اس لئے ان کے ذریعہ سے جو نتیجہ برآمد ہو گا- وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہے- اور یہ ایسی ہی بات ہے کہ جس طرح کسی کو کوئی کچھ چیزیں دے اور کہدے کہ تم

باقی صفحہ ۷ پر

بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم رہنا محال ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** دو روپیہ

۶- تبلیغ ۱۳۷۴ ھش ۶- فروری ۱۹۹۵ء

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل

دو افراد میں یا دو فریقوں میں جھگڑا شروع تو کسی بات پر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بڑھتا اس بات پر ہے کہ دونوں فریق اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہیں اور دونوں فریق اپنے اپنے خیال کے مطابق اپنے سچ پر ڈٹ جاتے ہیں۔ نہ ایک جھکتا ہے نہ دوسرا۔ بلکہ بات یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ وہ اپنی بات کئے چلا جا رہا ہے یہ اپنی بات کئے چلا جا رہا ہے۔ اور بات بڑھتی چلی جاتی ہے۔

کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ آغاز تو بالکل معمولی ہوتا ہے لیکن نتیجہ بہت بڑا نکلتا ہے۔ یعنی وہ معمولی سی بات جس سے آغاز ہوا تھا۔ اس پر دونوں اس طرح ڈٹ جاتے ہیں کہ اس کو طول دیتے دیتے ایک بہت بڑی بات بنا دیتے ہیں۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک یہ کہنا شروع کر دے کہ اچھا بھائی میری ہی غلطی سہی تو یقیناً جھگڑا ختم ہو جائے۔ لیکن یہی وہ بات ہے جو دونوں میں سے کوئی بھی نہیں کہتا اور جھگڑا طول پکڑ جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کا علاج یہ بتایا ہے کہ "سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو"۔ یعنی دونوں فریقوں میں سے کوئی تو یہ کہنے پر تیار ہو جائے کہ شائد میری بات ہی غلط ہو۔ ہو سکتا ہے میں معاملے کو سمجھا ہی نہ ہوں۔ اگر ان میں سے ایک یہ کہے تو یقیناً دوسرے کا دل بھی نرم ہو جائے اور وہ بھی یہ کہنے پر آمادہ ہو جائے کہ نہیں بھائی معلوم ہوتا ہے غلطی میری ہے اور صلح ہو جائے۔ اس بات کی وضاحت کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں :-

"جو متقی لوگ ہیں وہ فسادوں پر غالب آجایا کرتے ہیں ان کا تقویٰ ان کا انکسار بدیوں کو زائل کر دیتا ہے اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو اتفاق کا نسخہ پیش فرمایا ہے۔ اگر اس نسخے کو سامنے رکھیں تو ایک لمحہ بھی یہ لڑائی جاری نہیں رہ سکتی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو" اگر تم میرے ہو مجھ سے وابستہ ہو تو ایک کام کرو۔ بے شک اپنے آپ کو سچے سمجھو لیکن تذلل جھوٹوں والا' ایسے آدمی کی طرح زمین پر گر جاؤ اور انکساری دکھاؤ جیسے جھوٹے پر جب ثابت ہو جاتا ہے تو وہ چھپتا ہے اور معافیاں مانگتا ہے۔ اور اپنے آپ کو کوستا ہے۔ کہ مجھ سے کیا غلطی سرزد ہو گئی۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنے آپ کو جھوٹا کہو۔ کیونکہ سچے ہو کر اپنے آپ کو جھوٹا تو کہا نہیں جا سکتا۔ اس لئے سمجھتے رہو سچا اس سے تو میں تمہیں نہیں روکتا۔ کوئی تو بیچ میں سے سچا ہو سکتا ہے۔ کیسی پاکیزہ نصیحت ہے۔ اس فقرے پر اس کی بناوٹ پر غور کر کے دیکھیں۔ اپنے اندر کتنا عظیم عرفان رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔ جھوٹا نہ ہو۔ لیکن تذلل وہی ہو۔ گر جاؤ۔ انکساری دکھاؤ۔ کہو ہمارا ہی قصور ہے۔ ہمیں معاف کر دیں۔ یہ نسخہ استعمال نہیں کرتے اور جھوٹے بھی سچے بن رہے ہوں تو پھر کیسے اصلاح ہو۔ جب جھوٹے سچے بنتے ہوں کہ ہم اس کو نیچا دکھائیں گے تو دل ٹھنڈا ہو گا۔ ان کی آگ نہیں بجھتی وہ آگ دوسرے سینوں کو بھی جلاتی ہے۔ اور آگ اور نور میں ایک فرق ہے۔"

اس ارشاد میں یہ بات نہایت واضح طور پر پیش کی گئی ہے کہ جو آدمی اپنے آپ کو سچا سمجھتا ہے۔ اسے اپنے آپ کو جھوٹا کہنے کی ضرورت نہیں۔ وہ سچا سمجھتا رہے لیکن کہے یہ کہ قصور میرا ہے یہ بات جو بڑھ رہی ہے۔ یہ میری غلطی کی وجہ سے بڑھ رہی ہے۔ گویا کہ ایسا لگے کہ وہ جھوٹا ہے' ہو سچا۔ لیکن اس کا تذلل ایسا ہو جیسا جھوٹے آدمی پر بات کھل جاتی ہے تو وہ تذلل اختیار کرتا ہے۔ پس فساد اور جھگڑے کو ختم کرنے کا بہترین طریق یہی ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو سچا سمجھتا ہے وہ جھوٹے کی طرح تذلل کرے اور چونکہ دونوں اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہیں اس لئے دونوں تذلل اختیار کریں۔ اور جب دونوں تذلل اختیار کریں گے تو فساد اور جھگڑے کی جڑ کٹ جائے گی۔

خدا کے فضل کی بارش ہے ہم پر
ہمیں منزل نظر آنے لگی ہے
سبھی خدشات زائل ہو گئے ہیں
طبیعت اب سکوں پانے لگی ہے

ابوالاقبال

داستانِ اہلِ درد

کس کی طاقت ہے مٹا دے عزّو شانِ اہلِ درد
لامکاں کے زیرِ سایہ ہے مکانِ اہلِ درد
چین سے رہنے نہ دے گی یہ فغانِ اہلِ درد
ظالموں کی تاک میں ہے آسمانِ اہلِ درد
تُو نہیں سنتا نہ سُن ہم سے بیانِ اہلِ درد
آسماں پر سُن رہے ہیں سب فغانِ اہلِ درد
آپ کیا جانیں کسے کہتے ہیں دردِ عاشقی
خود ہو جو بیدرد کیوں لے امتحانِ اہلِ درد
لذّتِ غم ہائے پنہاں ہے متاعِ زندگی
سازگارِ دو جہاں ہے سوزِ جانِ اہلِ درد
ہیں مدارِ ارتقاء ہم درد مندوں کے لئے
بن گئے ہیں چارہ گر ایذا رسانِ اہلِ درد
لاکھ سنگیں دل سہی یہ بزم آرائے ستم
دل کو بُرما کر رہے گی داستانِ اہلِ درد
یہ ہے مقتل یہ ہیں مظلومِ جفا پھر دیر کیا
آؤ دیکھو تو سہی تاب و توانِ اہلِ درد
کھیل ہے للکارنا شیروں کا اے روباہ مَنش
تیری یہ طاقت کہ تو لے امتحانِ اہلِ درد
ان کو کیا ڈر لاکھ سر مارا کریں طوفانِ غم
شاخِ طوبیٰ پر بنا ہے آشیانِ اہلِ درد
بے زبانی و ستم دیدہ ہے۔ محشر در بغل
اے ستم پیشہ نہ کھلوا تو زبانِ اہلِ درد
شکوۂ بیداد پیشِ ناکساں اور ہم کریں
یہ کسی طرح نہیں شایانِ شانِ اہلِ درد
خود ہی مٹ جائیں گے یہ بیدرد ظالم ایک دن
جو کھڑے ہوں گے مٹانے کو نشانِ اہلِ درد
ظاہری طاقت پہ بد اندیش اِتراتے ہیں کیوں
پیس دے گا ان کو جسمِ ناتوانِ اہلِ درد
تیری خنجر آزمائی ہو چکی اب دیکھنا
کیا دکھاتا ہے تجھے یہ آسمانِ اہلِ درد

دعوتِ مختار پر گوہر لبوں پر آگیا
کچھ بیانِ حال اپنا کچھ بیانِ اہلِ درد

۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری　　　　ذوالفقار علی خان گوہر

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

ا۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دارالضیافت ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الثانی ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے نے ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو فرمایا۔

میں اس سے پہلے اعلان کر چکا ہوں کہ چونکہ برلن میں روپیہ کی کمی کی وجہ سے "بیت" بنی ناممکن ہو گئی تھی اس لئے لندن میں عورتوں کے چندہ سے بیت بنا دی گئی ہے۔ اور میں نے عورتوں سے دریافت کیا تھا کہ اگر وہ چاہیں تو اسی "بیت" کو ان کی طرف منسوب سمجھا جائے۔ اور اگر چاہیں تو مرد اس کی قیمت ان کو ادا کریں گے اور ان کی "بیت" کسی اور ملک میں بنوا دی جائے گی۔ چونکہ اس کا جواب عورتوں کی طرف سے نہیں ملا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی خواتین اس امر پر راضی ہیں کہ لندن کی "بیت" جو اَب ایک عالمگیر شہرت حاصل کر چکی ہے ان کی طرف منسوب کر دی جائے اور میرے خیال میں لندن کی عظمت کو مدنظر رکھ کر مناسب بھی یہی ہے کہ اس مسیحیت کے مرکز میں عورتوں کی بنائی ہوئی "بیت" ہو تاکہ مسیحیت جو اعتراض کرتی ہے کہ دین حق عورتوں کے حقوق کو پامال کرتا ہے اس کا ایک عملی جواب ہو۔ مگر پھر بھی میں اس سوال کو آئندہ مجلس شوریٰ میں پیش کروں گا اور اس وقت تک بہنیں بھی غور کر لیں کہ آیا وہ پسند کریں گی کہ "بیت" لندن ان کی طرف منسوب کر دی جائے یا یہ کہ جب امریکہ یا یورپ کے کسی اور ملک میں "بیت" کی ضرورت پیش آئے تو وہاں ان کی طرف سے "بیت" بنا دی جائے۔

سردست میں ایک اور معاملہ کی طرف تمام بہنوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس "بیت" کے بن جانے کے سبب سے انگلستان میں دعوت الی اللہ کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کام دو آدمیوں کی طاقت سے زیادہ ہے۔ اس کے متعلق مجھے پہلے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ولایت سے توجہ دلائی تھی۔ اور لکھا تھا کہ اس کا نقص یہ ہوتا ہے کہ بعض اہم کاموں کو چلا کر پھر انہیں بند کر دینا پڑتا ہے اور اس سے وہ مفید نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد چند اور دوستوں نے بھی اس طرف توجہ دلائی۔ اب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بھی خط لکھا ہے کہ کام زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اور عملہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔

چونکہ "بیت" کی تعمیر کے بعد مناسب عملہ کا نہ رکھنا گویا پہلے خرچ کئے ہوئے روپیہ کو بھی ضائع کرنا ہے اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ ایک مربی وہاں اور بڑھا دیا جائے اور اس دفعہ ایک نیا تجربہ کیا جائے کہ بجائے ہندوستان سے بھیجنے کے نیا مربی خود انگلستان کے نو احمدیوں میں سے ہو۔ جس میں میرے نزدیک کئی فائدے ہیں۔ ایک تو انگریزوں میں بعض لوگ دین حق کے گہرے واقف ہو جائیں گے دوسرے انسان اپنی قوم کے خیالات کو چونکہ زیادہ سمجھتا ہے لہٰذا ان کے ذریعہ دعوت الی اللہ میں آسانی ہو گی۔

پہلے میرا ارادہ یہ تھا کہ ایک انگریز کو یہاں بلوا کر اس کی تربیت کی جائے۔ مگر اب میرا خیال ہے کہ پہلے کچھ مدت وہاں کام لے کر پھر اگر مناسب ہو تو یہاں بلوایا جائے۔ تاکہ پہلے تجربہ سے معلوم ہو جائے کہ آیا وہ کام کی اہلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ اور پڑھانے کے بعد پھر علیحدہ کرنے کی مصیبت نہ اٹھانی پڑے۔

چونکہ ہمارے بجٹ میں گنجائش نہیں ہے اور چونکہ عورتوں کو بھی دعوت الی اللہ کے کاموں میں مناسب حصہ لینا چاہئے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس زائد خرچ کو ہماری عورتیں اٹھائیں۔ اس خرچ کا اندازہ چار ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی خان صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ پچھلے چار سالوں میں بجٹ کی کمی کی وجہ سے مشن ولایت مقروض ہوتا ہے اور اس وقت وہ پانچ ہزار روپے کے قریب مقروض ہے۔ اور کئی بل لوگوں کے ادا نہیں ہوئے۔ جس کی وجہ سے کام میں خرابی ہو رہی ہے اصولاً تو یہ ایک سخت نقص ہے کہ جو بجٹ منظور کیا جائے اگر اس سے زائد خرچ ہو تو فوراً منظوری نہ حاصل کی جائے۔ لیکن چونکہ غلطی ہو چکی ہے۔ جب وہ خرچ جائز اور سلسلہ کی ضروریات پر ہوا ہے تو اسے ہمیں اٹھانا پڑے گا۔ لیکن چونکہ بجٹ میں اس کی بھی گنجائش نہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس زائد خرچ کو بھی عورتیں ہی برداشت کریں اور اس سال نو ہزار روپیہ چندہ اوپر کے دونوں مقاصد کے لئے جمع کر دیں۔ آئندہ سالوں سے خدا تعالیٰ چاہے تو صرف زائد مربی کے اخراجات انہیں دینے ہوں گے جن کا اندازہ اس وقت چار ہزار روپے کا ہے۔

میں نے قادیان میں اس تحریک کو احمدی خواتین کے سامنے پیش کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی عورتوں نے حسب معمول نہایت اخلاص کا ثبوت دے کر ایک ہزار سے زائد رقم کا وعدہ کیا ہے۔ جس میں سے چھ سو روپیہ کے قریب نقد یا بصورت زیور وصول ہو چکا ہے۔ میں اب اس تحریک کو اس تحریر کے ذریعہ سے عام کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ دوسری جگہ کی احمدی خواتین قادیان کی بہنوں سے پیچھے نہیں رہیں گی۔ اگر وہ یاد رکھیں کہ صاحب ایمان مرد اور صاحب ایمان عورتیں نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے پیچھے رہنا کسی صورت میں برداشت نہیں کرتے۔ ہماری جماعت کی عورتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے کام کر سکتی ہیں۔

جیسا کہ سیالکوٹ کی احمدی مستورات کے کام سے ظاہر ہے۔ جو ایک کامیاب گرلز سکول چلا رہی ہیں۔ اسی طرح لاہور امرتسر میں باوجود مخالفت کے ان کا سترہ جون کے جلسوں کے کام کو چلانا بھی ان کی بڑھی ہوئی ہمت کو ظاہر کرتا ہے۔

چاہئے کہ ہر جگہ کی احمدی مستورات جلد سے جلد جلسے کر کے اس رقم کو جمع کرنے کی کوشش کریں۔ اور جلد سے جلد اس رقم کو بھجوا دیں۔ تاکہ کام شروع کیا جا سکے۔ جہاں لجنہ نہیں یا مستورات کے جمع ہونے کا دستور نہیں وہاں مرد سیکرٹریوں کو چاہئے کہ عورتوں کے اجتماع کے لئے آسانیاں بہم پہنچائیں۔ اور اس طرح بلا واسطہ طور پر خود بھی شریک ثواب ہوں۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ عورتوں کو چاہئے کہ یہ چندہ اپنے پاس سے ہی دیں۔ خواہ نقدی کی صورت میں خواہ زیور کی صورت میں اور مردوں سے ہرگز اس چندہ کے لئے کچھ طلب نہ کریں۔ اگر ان کے پاس کم رقم ہے تو اس سے شرمائیں نہیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔ نہ کہ رقموں کو۔ وہ اخلاص سے کام کریں تو اللہ تعالیٰ اس امر کی توفیق دے گا کہ ان کا مجموعی چندہ اس سے زیادہ ہو جائے جتنا کہ ان سے مانگا گیا ہے۔ اور انہیں آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ بنا کر ہمیشہ کی رحمتوں کا وارث بنا دے گا۔

میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ "بیت" برلن کی تحریک کے وقت بعض غیر از جماعت عورتیں بھی شامل ہونا چاہتی تھیں لیکن چونکہ اس وقت شرط تھی کہ صرف احمدی عورتوں کا چندہ ہو اس لئے اس کی اجازت نہ دی گئی تھی۔ حتیٰ کہ بعض عورتوں نے اس وجہ سے

باقی صفحہ ۴ پر

نسیم سیفی

ایک نئی بات

طبی سائنس کے ماہرین کہتے ہیں کہ وہ یہ بات کافی عرصہ سے جانتے ہیں کہ امریکی خواتین کی تعداد جنہیں چھاتی کا کینسر ہے ان خواتین سے کہیں زیادہ ہے جو خشک علاقوں میں رہتی ہیں۔ اور کھانے میں زیتون کا تیل استعمال کرتی ہیں۔ لیکن اب انہوں نے اس بات پر تجربات شروع کر دیئے ہیں۔ امریکہ کے ہاورڈ سکول آف فزیکل ہیلتھ کے ایک ڈاکٹر کی قیادت میں ایک ایسی تحقیق کی گئی جس میں آٹھ سو ایسی خواتین جنہیں چھاتی کا کینسر تھا اور ۱۵۰۰۔ جنہیں کوئی بیماری نہیں تھی' سے سوالات پوچھے گئے۔ اور ان سے یقینی طور پر یہ پتہ چلا کہ جو عورتیں زیتون کا تیل استعمال کرتی ہیں انہیں چھاتی کے سرطان کا بھی خطرہ کم ہوتا ہے۔ اور عام طور پر دل کا عارضہ بھی نہیں ہوتا۔ گویا کہ اگر خوراک میں زیتون کا تیل استعمال کیا جائے تو دیگر فوائد کے علاوہ یہ بھی بہت بڑا فائدہ ہے کہ خواتین کو چھاتی کے کینسر کا خطرہ کم لاحق ہوتا ہے اور اسی طرح دل کا عارضہ بھی نہیں ہوتا۔ تحقیق تو مکمل ہو گئی ہے اور تحقیق کا نتیجہ بھی پیش کر دیا گیا ہے اور جہاں زیتون کا تیل میسر ہے وہاں یقیناً خواتین نے اپنے گھروں میں زیتون کے تیل کا استعمال شروع کر دیا ہو گا یا اگر وہ پہلے ہی استعمال کرتی تھیں تو اب بڑھا دیا ہو گا۔ اور گھر کے تمام افراد کی نسبت وہ خود زیتون کا تیل پہلے سے زیادہ استعمال کرنے لگی ہوں گی۔ لیکن محققین نے یہ بھی کہا ہے کہ چھاتی کا سرطان تو ساری دنیا میں پایا جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک زیتون کے تیل کے میسر ہونے کا سوال ہے وہ ہر جگہ مقامی طور پر نہیں مل سکتا۔ اور اگر دوسرے علاقوں سے درآمد کیا ہوا زیتون کا تیل استعمال کیا جائے تو یقیناً یہ خاصا مہنگا پڑتا ہے۔ ہمارے یہاں زیتون کے تیل کا ایک چھوٹا سا ڈبہ تقریباً ایک سو روپے میں ملتا ہے ہمارا خیال ہے کہ اگر اس ڈبے کو خوراک میں استعمال کیا جائے تو شائد ایک ہفتہ کے لئے بھی یہ کافی نہ ہو۔ بہرحال اگر چھاتی کے کینسر کے متعلق تحقیق جاری رہی تو ہمیں یقین ہے کہ زیتون کے تیل کے علاوہ بھی بعض ایسی چیزیں سامنے آئیں گی جو مقامی طور پر میسر بھی ہوں اور جن سے چھاتی کے سرطان کا خطرہ کم بھی ہو سکتا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماریاں پیدا کی ہیں وہاں ان کا علاج بھی پیدا کیا ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک خطے میں ایک بیماری تو موجود ہو لیکن وہیں سے اس کا علاج ممکن نہ ہو البتہ یہ وقت کی بات ہے کہ اب تک ہم نے ایسی کوئی چیز دریافت کر لی ہے یا نہیں۔ اگر تحقیق جاری رکھیں تو یقیناً کامیابی ہو گی۔ اور یہ بات صد فی صد درست ثابت ہو گی کہ جہاں کوئی بیماری پائی جاتی ہے وہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج بھی رکھا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد

احمدیہ ٹی وی (لندن) کی برکات

احمدیہ ٹی وی (لندن) جب سے بفضل تعالیٰ معرض وجود میں آیا ہے اس کی افادیت اور برکات میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت صاحب کے لندن کے قیام کی وجہ سے ایک طرح کی دوری اور بُعد درمیان میں حائل ہو گئی تھی۔ اور اخبار میں خطبہ جمعہ پڑھنے یا کیسٹ سے سننے سے یہ حالت کوئی خاص بدلی بھی نہیں تھی مگر ٹیلی ویژن کی بدولت تو نقشہ ہی بدل گیا اور امام وقت کو اس طرح صاف۔ اس قدر نزدیک اپنے درمیان سکرین پر دیکھ کر اور سن کر ایک اور ہی سماں بندھ جاتا ہے اور سمعی و بصری قوتوں کے اس امتزاج سے روح و قلب پر ایک خاص طرح کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ بیان سے بھی باہر ہے۔

حضرت صاحب کے ربوہ قیام کے دوران بیت اقصیٰ ہو یا جلسہ سالانہ کا سٹیج وہاں بھی ہر شخص آپ کو اس طرح اپنے نزدیک۔ نہیں دیکھتا تھا۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ جب حضرت صاحب ہمارے درمیان واپس تشریف بھی لائیں گے (خدا تعالیٰ یہ دن جلد لائے آمین) تو پھر یقیناً کوئی ایسا انتظام ضرور ہو سکے گا۔ کہ لوگ جلسہ گاہ میں بھی مختلف جگہوں پر رکھے ٹیلی ویژن سے استفادہ کر سکیں یعنی کان بے شک یار کی آواز پر لگے ہوں مگر آنکھیں اپنے امام کے چہرۂ پرنور پر مرکوز رہیں۔

اس طرح کی کیفیت جب ہو تو امام کی آواز اور اس کا پیغام دلوں اور دماغوں پر بڑا اثر پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس کی کہی ہوئی بات دل و دماغ کی گہرائیوں تک اترتی چلی جاتی ہے اور اپنا اثر دکھاتی ہے اور شش جہت اس کا فائدہ ہی فائدہ ہے اس بارہ میں اپنا ایک ذاتی تجربہ عرض کرتا ہوں مجھے کامل یقین ہے کہ اور بھی بہت سارے احباب کے اس طرح کے مشاہدات۔ تجربات اور واقعات ہوں گے جن سے وہ گزرے ہیں اور یقیناً وہ بھی ان کو الفضل کے صفحات کی زینت بنائیں گے۔ ہوا یوں کہ میں نے ایک صاحب کے تجارتی ادارہ میں عرصہ دراز سے کچھ رقم کاروبار میں لگائی ہوئی تھی۔ وہاں سے نفع ملتا رہا۔ پہلے باقاعدہ پھر جلد ہی وہ باقاعدگی بے باقاعدگی میں ڈھلتی چلی گئی۔ میں نے آہستہ آہستہ رقم واپس لینی شروع کر دی۔ کبھی روک پیدا ہوئی۔ کبھی تعطل ذرا دور ہوا خیر کرتے کراتے ایک خاص رقم پر آکر وہ صاحب اور ان کا ادارہ ٹھپ ہو کر رہ گیا دوست احباب نے از راہ ہمدردی مشورہ دیا کہ حضرت صاحب کو لکھو مگر میرا دل نہ مانا۔ دل سے یہی آواز آئے کہ بشارت تم امام جماعت کو جو ہمارے اعتقاد اور ایمان کے مطابق بہت بڑی شخصیت ہیں بڑے بڑے کاموں میں ہی مصروف رہنے دو کیا اس جگہ روپیہ لگانے میں تم نے حضرت صاحب سے مشورہ لیا تھا خیر بیوی بچوں کے حد درجہ اصرار کے باوجود میرے اندر کے انسان نے نہ 'نہ ہی کیا مقامی قضا میں ضرور گیا وہاں ان صاحب نے قانونی طور پر اپنے دیوالیہ ہونے کا ثبوت دکھا دیا۔ چلو بات ختم ہوئی۔ دعا البتہ ضرور کرتا رہا۔ کہ الٰہی حق حلال کی کمائی ہے۔ تو تو سب کچھ جانتا ہے خون پسینے سے حاصل کی گئی اس رقم کے ضائع ہونے کا احساس البتہ ضرور دامنگیر رہا۔ ہوا یوں کہ ایک دن انہی صاحب کا فون آیا کہ کچھ عرصہ ہوا حضرت صاحب نے ایم۔ٹی۔اے پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا ہے اور آپ نے قرض کی ادائیگی کے بارہ سخت تاکید کی ہے کہ جن جن کا دینا ہے آپ کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے کہ اس کو ادا کریں۔ میں نے کہا میں نے تو وہ خطبہ نہیں سنا آپ کہہ رہے ہیں تو حضرت صاحب نے فرمایا ہو گا اس کے بعد وہ گویا ہوئے کہ اگر آپ پسند کریں تو میں اتنی رقم آپ کو فوری طور پر نقد ادا کر کے رسید حاصل کرنی چاہتا ہوں۔ خیر شکر خداوندی کہ میری عرصہ دراز سے ڈوبی ہوئی رقم نکل آئی۔ پہلا کام تو یہ کیا کہ صدر حلقہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے چندہ کے سارے بقایا جات ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۴ء تک ادا کئے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ گھر میں خوشی اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس مہنگائی اور گرانی اور روپے کی کم حیثیت کے دور میں اگر جو رقم واپس ہوئی اس کا ذکر کروں تو مجھے یقین ہے کہ میرے مالدار۔ صاحب حیثیت و جائیداد اور صاحبان ثروت تعجب اور حیرت سے مری کم مائیگی پر ہنس دیں گے۔ لیکن میرے ہم پیشہ حضرات شائد ایسا نہ کریں۔ قصہ المختصر دل سے ایک نعرہ بلند ہوا۔ ایم ٹی اے زندہ باد حضرت صاحب زندہ باد۔ قارئین کرام یقین جانئے بالکل اتنی ہی خوشی اور مسرت ہوئی جتنی اس شخص کو ہوتی ہے جس کا سارا مال و متاع ایک اونٹنی پر ہو۔ وہ ایک وسیع و عریض لق و دق صحرا میں سفر کر رہا ہو تھوڑی دیر آرام کرنے اور سستانے کے لئے ایک چھوٹے سے نخلستان میں لیٹ گیا ہو۔ اسے وہاں نیند آجائے جب آنکھ کھلے تو دیکھے کہ اس کی ناقہ تو کہیں جا چکی ہے وہ تھک ہار کر پھر لیٹ رہے اچانک اس کی گم شدہ اونٹنی نمودار ہو جائے بالکل یہی کیفیت تھی میری۔

آیئے مضمون ختم کرتے وقت ایک بار دل کی گہرائیوں سے ایک دفعہ پھر نعرہ لگا میں ایم ٹی اے زندہ باد اے خدایا تو ہمارے اس امام کو لمبی۔ فعال اور کامیاب امامت عطا فرماتا چلا جا۔ یہ ہمارے لئے ایک رحمت کا باعث ہے۔ اس نافع جماعت ہستی کا ہر لحظہ حافظ و ناصر ہو۔ اے خدایا تو ایسا ہی کر۔

ابن العطاء

میرا کالم

یہ میری خوش نصیبی ہے کہ الفضل کے قارئین میری خوشی میں شریک ہوتے ہیں اور جب مجھے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی طرف سے خوشنودی کا خط ملتا ہے تو وہ اتنی ہی خوشی محسوس کرتے ہیں جتنی کہ میرے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ مجھے مبارکباد کے خطوط لکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ الفضل کے قارئین کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے محبت اور عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت صاحب سے جماعت کو جو پیار ہے اور جو عقیدت ہے وہ آج دنیا میں کسی شخص کو حاصل نہیں۔ میرے پاس اس قسم کی خوشی کے خط آتے ہی رہتے ہیں۔ مجھے سب سے اول حضرت صاحب کی طرف سے ملنے والی داد و تحسین سے خوشی ہوتی ہے اور اس کے بعد اپنے قارئین کے خط پڑھ کر کہ وہ مجھے اپنے اتنا قریب سمجھتے ہیں کہ حضرت صاحب کی خوشنودی میں میرے ساتھ شامل ہو کر میرے لئے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک خط یہاں پیش کرتا ہوں کراچی سے ایک عزیزہ نے لکھا ہے۔

"نہایت ہی ادب و احترام سے گزارش کرتی ہوں کہ ہمارے دل و جان سے پیارے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا خط مبارک آپ کے نام ۱۶ جنوری ۱۹۹۵ء کے الفضل میں پڑھ کر اتنی خوشی ہوئی کہ بیان نہیں کر سکتی۔ خدا کی قسم، آپ دونوں (میاں بیوی) خوش قسمت ہو گئے ہیں بلکہ آپ کا پورا گھرانہ خوش قسمت ہو گیا ہے ہم سب گھر والوں کی طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسی طرح آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور مقبول خدمت دین کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ پر مٹھائی واجب ہو گئی ہے۔ دل تو یہ چاہتا ہے کہ آپ کے گھر آکر مٹھائی کھائی جائے۔ ۱۹۸۹ء میں ہم اپنی والدہ محترمہ سلیمہ ارشاد صاحبہ کے ساتھ آپ کے گھر آئے تھے تو آپ نے ہمیں مٹھائی کھلائی تھی۔ اس مٹھائی کا مزا ہم ابھی تک نہیں بھولے۔ اس لئے میں نہایت ہی ادب سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ اس خط کی خوشی میں مٹھائی آپ ہمیں کراچی بھجوا دیں۔ تو ہم سب لوگ بہت خوش ہوں گے۔ ہم حلقہ گلشن اقبال شرقی میں رہتے ہیں آپ کسی کراچی آنے والے کے ہاتھ بھجوا دیں گے تو ہمیں مل جائے گی اگر مٹھائی کی مقدار تھوڑی بھی ہو تو کام چل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور مولا کریم آپ کا جوڑا تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ میرے ابو جان کی صحت خدا کے فضل اور حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی دعاؤں اور دواؤں کی وجہ سے دن بدن ترقی کر رہی ہے"۔

یہ خط حضرت امام جماعت (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کے ساتھ عقیدت اور محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میں ایسے خط پا کر قارئین کے لئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ اور مجھے اس بات کی توفیق دیتا رہے کہ میں حضرت امام جماعت (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کی خوشنودی کا باعث بنتا رہوں۔ اور الفضل کے قارئین میری خوشی میں شریک ہوتے رہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

احمدیت بھی قبول کر لی۔ چونکہ وہ ایک مستقل کام تھا۔ اس وقت یہ شرط کر دی گئی تھی۔ کہ صرف احمدی عورتوں کا چندہ ہو۔ لیکن اس وقت چونکہ عام دعوت الی اللہ کی اغراض کے لئے چندہ ہو رہا ہے اس لئے اس شرط کی ضرورت نہیں اگر کوئی بہن اپنی خوشی سے اس چندہ میں حصہ لینا چاہیں تو ان کا چندہ بھی خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہئے۔

چونکہ کام فوراً شروع کیا جانا ضروری ہے اس لئے ایک دفعہ پھر میں جلدی کی تاکید کرتا ہوں۔

چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے۔ اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفیق احمد فوزی- ناروے

پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر

آج سے تقریباً ۲۷- سال قبل کی بات ہے- خدام الاحمدیہ کا سال ۶۸/۶۷ شروع ہوا چاہتا تھا- اس وقت ہمیں راولپنڈی میں آئے تھوڑا عرصہ ہی گذرا تھا- میری عمر ۱۴- برس کے قریب تھی- میں اور میرا بھائی عزیزم شفیق احمد انس (حال مقیم راولپنڈی) نماز پڑھنے کے بعد بیت نور راولپنڈی کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے- کہ اچانک گارڈن کالج راولپنڈی کا بلیزر پہنے عینک لگائے ایک نوجوان نے ہمیں روکا اور کہا کہ ابھی اطفال کا اجلاس ہو گا سامنے لائبریری میں تشریف لے جائیں اندر پہنچے تو محترمی چوہدری ریاض احمد صاحب (برادر اصغر چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول) حال ربوہ چند اطفال کے ہمراہ تشریف فرما تھے- ان کے ہمراہ محترمی ناصر احمد قریشی صاحب نائب ناظم اطفال (حال مقیم ناروے) بھی بیٹھے تھے- اجلاس شروع ہوا' چونکہ یہ سال رواں کا پہلا اجلاس تھا اس لئے اطفال کی مجلس عاملہ ترتیب دی گئی- خاکسار کو جنرل سیکرٹری چنا گیا- اس وقت ہمیں علم ہوا کہ اجلاس کے لئے ہمیں اکٹھا کرنے والے نوجوان محترمی نسیم بابر صاحب ایڈیشنل ناظم اطفال تھے- آپ کی ہمراہی میں اس ٹیم کو تقریباً دو سال اکٹھے کام کرنے کا موقعہ ملا- جس کے بعد برادرم ناصر احمد قریشی صاحب تو یورپ تشریف لے گئے- چوہدری ریاض احمد صاحب انصار میں جا کر دوبارہ بطور مربی اطفال' اطفال الاحمدیہ سے منسلک ہو گئے-

میٹرک کرنے کے بعد جب میں نے گارڈن کالج میں داخلہ لیا تو مجھے نسیم بابر صاحب کے کالج فیلو ہونے کا شرف حاصل ہوا کالج میں آپ مجھ سے دو سال سینئر تھے- اطفال الاحمدیہ کے ناطے آپ سے جو تعلق پیدا ہوا تھا وہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا- آپ کے والد ڈاکٹر محمد جی صاحب میرے والد محترمی محمد نصیب صاحب عارف کے دوستوں میں سے تھے اور غالباً جنگ عظیم دوئم کے زمانے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے- جب ڈاکٹر محمد جی صاحب بتیس سال قبل کوئٹہ میں متعین ہوئے تو نسیم بابر اور ان کے بھائیوں سے ملنا جلنا مجھے ابھی تک نہیں بھولا-

۱۹۷۰ء کے دہاکے کے آغاز میں جب راولپنڈی کی قیادت دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو ہماری قیادت صدر میں منتخب قائد مجلس شیخ عبدالرشید صاحب (ڈویژنل انجینئر ٹیلی فون) کے علاوہ معدودے ایک دو کارکن آئے جن میں سے ایک نسیم بابر بھی تھے آپ کا خاندان انہی دنوں سرگودھا سے راولپنڈی منتقل ہوا تو آپ کو اس نئی قیادت کا پہلا باقائدہ معتمد مقرر کیا گیا اس سے قبل اعتماد اور اطفال دونوں ذمہ داریاں خاکسار پر تھیں آپ نے اعتماد کے شعبہ کو سنبھال کر اس نوزائیدہ قیادت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا-

قیادتوں کی تقسیم کے نتیجہ میں بیت نور تو قیادت بیت نور کے حصہ میں آئی اور قیادت صدر کے حصہ میں حلقہ صدر کا ٹوٹا پھوٹا نماز سنٹر آیا جو کہ اسمٰعیل باڈی میکرز کے احاطے میں واقعہ تھا- اس صورت حال کو حل کرنے کے لئے چھ افراد پر مشتمل ایک تعمیر دفتر کمیٹی ترتیب دی گئی آپ اس کمیٹی کے ایک رکن تھے- کمیٹی نے جب صدر میں واقع میجر مقبول احمد صاحب کے مکان کے ایک حصہ میں دفتر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا- اس غرض کے لئے ابتدائی فنڈز اکٹھا کرنے کا سوال پیدا ہوا تو آپ نے سب سے پہلے ۵۰۰ روپے کی پیشکش کی- یونیورسٹی کے طالب علم ہونے کے ناطے یہ ایک بڑی کوشش تھی- آپ کی تقلید ہی میں کمیٹی کے باقی ارکان میں سے ہر ایک نے تقریباً اتنی ہی مالی قربانی کی پیشکش کی-

آپ نے اسلام آباد یونیورسٹی سے فزکس کے مضمون میں ایم ایس سی کی آپ گاہے گاہے خدام الاحمدیہ کے اجلاسوں میں معلومات افزا لیکچر دیتے رہتے- خدام الاحمدیہ کے عام علم میں اضافے کا رجحان پیدا کرنے کے لئے قائد مجلس شیخ عبدالرشید صاحب نے مجلس عاملہ کے تین ارکان کو خدام کے سوالات کا جواب دینے کے لئے سٹیج پر کھڑا کر دیا ان میں خاکسار کے علاوہ نسیم بابر بھی تھے- میں تو ابھی طفل مکتب ہی تھا مگر نسیم بابر کے علم سے خدام نے خوب خوب استفادہ کیا دیگر سائنسی سوالات کے علاوہ ہستی باری تعالیٰ کے سوال پر خدام کو آپ نے ایک سیر حاصل جواب سے نوازا-

فزکس میں ایم ایس سی کرنے کے بعد آپ کا تقرر کچھ عرصہ کے لئے فیڈرل گورنمنٹ کالج راولپنڈی میں ہوا- انہی دنوں خدام الاحمدیہ کے ایک اجلاس میں آپ نے پولینڈ کے مشہور ماہر فلکیات کے بارے میں ایک مقالہ پڑھ کر سنایا- شاید پولینڈ اور پولینڈ کے سائنس دانوں سے یہ دلچسپی کشاں کشاں آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے پولینڈ لے گئی جہاں آپ ٹیکنیکل یونیورسٹی وارسا سے فزکس میں پی ایچ ڈی کر کے لوٹے- تھوڑے عرصہ ہی بعد آپ اسلام آباد یونیورسٹی میں پروفیسر ہو گئے اور تادم مرگ آپ یونیورسٹی کے شعبہ فزکس سے منسلک تھے-

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہونے والی تقریبات میں آپ کی سائنسی معلومات سے بھرپور لیکچروں کا چرچا تھا- ایک مقامی اجتماع کے موقعہ پر جو کہ موجودہ مسمار شدہ عید گاہ میں منعقد ہوا تھا- خدام اور اطفال اپنے اپنے خیموں میں دبکے سونے کی کوشش کر رہے تھے کہ ایک خیمے میں سے وقفہ وقفہ سے ماہر فلکیات....... ماہر فلکیات....... کی آواز آنے لگی- پہلے تو کچھ سمجھ نہ آئی صبح اٹھ کر پتہ چلا کہ ایک طفل / خادم (وہ جو اطفال سے خدام میں داخل ہو رہا ہو) بطور مذاق نسیم بابر کے چھوٹے بھائی کو ماہر فلکیات کہہ کر چھیڑ رہا تھا- کسے معلوم تھا کہ چند سال قبل کی محض مذاق میں کہی ہوئی بات ایک روز حقیقت کا رنگ اختیار کر لے گی-

آپ کے پولینڈ سے واپس تشریف لانے کے کچھ عرصہ کے بعد واہ میں خدام الاحمدیہ راولپنڈی علاقہ کا اجتماع ہوا پروگرام میں ایک تقریر بعنوان "مذہب اور سائنس" محترمی مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی رکھی گئی تھی لیکن اجتماع سے ایک دو روز قبل علم ہوا کہ امیر صاحب کسی وجہ سے اجتماع میں شرکت نہ کر سکیں گے- فوری طور پر بھاگ دوڑ کر نسیم بابر کو اس موضوع پر تقریر کرنے کے لئے تیار کیا گیا مختصر تیاری کے بعد آپ نے اس اجتماع میں "مذہب اور سائنس" کے موضوع پر شاندار تقریر کی- تقریر کے بعد مرکزی مہمان حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب نے موصوف کے حق میں تعریفی کلمات بیان فرمائے اور ایک خواہش کا اظہار فرمایا کہ اگر عزیز اس تقریر کی تیاری سے قبل حضرت امام جماعت الثانی کا مضمون بابت "مذہب اور سائنس" کا مطالعہ کر لیتے تو تقریر میں ایک رنگ آ جاتا- بعد میں علم ہوا کہ آپ نے تو اسی مضمون کی مدد سے اپنی تقریر تیار کی تھی- اور تقریر کا رنگ اسی مضمون کا مرہون منت تھا-

آپ کو ادب سے بھی لگاؤ تھا- گارڈن کالج میں آپ گارڈن کالج کے رسالہ Gordonion گورڈونین کے ایڈیٹر رہے قائداعظم یونیورسٹی میں آپ یونیورسٹی کے ادبی مجلہ "ارتکاز" کے بانی مدیر ٹھہرے-

ایم ٹی اے پر آپ کی شہادت سے متعلق پروگرام میں آپ کے عزیزوں نے آپ کو نہایت نرم مزاج اور پُر شفیق ٹھہرایا- آپ کی شخصیت کی اس چھاپ کا مظہر آپ کا اپنا لکھا ہوا ایک افسانہ "شریف آدمی" تھا جس کے مرکزی کردار آپ خود تھے یہ افسانہ ایک مختصر ٹیکسی سفر کی داستان تھی جس میں ٹیکسی ڈرائیور سفر کے دوران ہی آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر ٹیکسی کی رفتار سے تیز دوڑتے ہوئے میٹر کو آہستہ کرنے اور معمول پر لانے کے بعد آخر کار آپ کو شریف آدمی کا خطاب دے کر نہایت ہی واجبی کرایہ وصول کر کے چلتا بنا- آپ کے گھر میں ہر قسم کی کتب کا ذخیرہ تھا آپ کے والد ڈاکٹر محمد جی نے کتب حضرت بانی سلسلہ کے سیٹ کے علاوہ دیگر کئی کتب جمع کر رکھی تھیں- آپ اور آپ کی اولاد ان سے کما حقہ فائدہ اٹھاتی خدام الاحمدیہ کی تقریبات میں ان سے اکثر استفادہ کیا جاتا- ڈاکٹر صاحب کی اولاد کو دیکھ کر ایک مرتبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب خود تو جماعتی کاموں میں اتنا آگے نہیں مگر انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت بہت اچھی کی ہوئی ہے-

تین سال قبل نسیم بابر یونیورسٹی کی طرف سے ایک پروگرام کے تحت برلن مشرقی جرمنی آئے تو وہاں پر مقیم مکرمی افتخار احمد صاحب بھٹی سے جو خدام الاحمدیہ صدر کے ایک کارکن تھے میرا پتہ معلوم کر کے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر مجھے ملنے ناروے تشریف لائے- اس سے قبل پولینڈ میں قیام کے دوران آپ ناصر احمد صاحب قریشی سے ملنے ناروے آئے تھے-

الغرض دوستی اور رفاقت کا ۲۷- سال کا تعلق یک لخت ایک حادثہ کی نذر ہو گیا- آپ کی اندوہناک راہ خدا میں جان قربان کرنے کی خبر سن کر ۲۷- سال کے عرصہ کے واقعات ایک فلم کی طرح نظروں کے سامنے سے گزرنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں آپ کو جگہ دے اور ہماری جماعت میں ڈھیروں ایسے افراد پیدا فرمائے جو نہ صرف ماہر فلکیات ہوں بلکہ ماہر ارضیات' ماہر جمادات' ماہر نباتات اور ماہر حیوانات سبھی کچھ ہوں- آمین-

---

انسان کو چاہئے کہ ہردم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں

انسان کو چاہئے کہ ہردم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں- میری کیا ہستی ہے- ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا- انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق محمود سدھو

فطرتی نظام توازن اور جانداروں کی بقا

کرۂ ارض پر زندگی کے ظہور کے بعد یہاں جانداروں کی مختلف نسلیں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ بدلتے ہوئے موسمی و جغرافیائی حالات کامقابلہ کرتے ہوئے بعض جاندار زندہ بچ گئے اور بعض کی نسلیں ختم ہو گئیں اور ان کا سوراغ ہمیں صرف آثار باقیہ (Fossil) سے ملتا ہے۔

تمام جانداروں کو زندہ رہنے کے لئے نہ صرف ہوا' پانی' خوراک اور موزوں موسمی حالات کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ ایک دوسرے کا تعاون بھی اشد ضروری ہے۔ قدرت نے حیات کی بقا کے لئے ایک نظام توازن پیدا کیا تاکہ ہر جاندار کو مناسب ماحول اور خوراک وغیرہ ملتی رہے۔ چنانچہ اگر کرہ ارض پر تمام جانداروں کی تقسیم دیکھی جائے تو پتہ چلتاہے کہ مختلف خطوں میں خوراک اور پانی کی کمی بیشی اور مختلف موسمی اور جغرافیائی حالات کی وجہ سے جانداروں کی مختلف نسلیں پائی جاتی ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو وہاں کے ماحول کے مطابق ڈھال رکھا ہے۔ مثلاً ریگستان میں جہاں پانی کی مقدار بہت کم ہے صرف ایسے جاندار پائے جاتے ہیں جنہیں زندہ رہنے کے لئے کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ریگستانی پودے اپنی جڑوں اور تنوں میں پانی کی کچھ مقدار جمع کرلیتے ہیں اور اس طرح خشک حالات میں زندہ رہتے ہیں۔

ایسے علاقے جہاں بارش زیادہ ہو وہاں جنگلات بکثرت پائے جاتے ہیں اور وہاں کے جانور بھی دوسرے علاقوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ برفانی علاقوں کے جاندار دوسرے علاقوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح سمندری جاندار خشکی کے جانداروں سے مختلف ہوتے ہیں۔

کرہ ارض پر محدود دستیاب وسائل کے پیش نظر نئے جانداروں کی بقا کے لئے پرانے جانور اور پودے ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ جب ان کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے تو خوراک کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور عموماً ان حالات میں کمزور اور لاغر جاندار ختم ہو جاتے ہیں اور آبادی میں پھر توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً بیکٹیریا ہر ٢٠ منٹ بعد دو بیکٹیریا میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اگر یہی رفتار رہے تو کچھ دنوں میں اتنے بیکٹیریا پیدا ہو جائیں کہ کرہ ارض میں ان کا سمانا مشکل ہو جائے۔ لیکن خوراک کی کمی اور ان کے لئے مناسب ماحول نہ ہونے کی وجہ سے آبادی میں توازن رہتا ہے۔

مالتھس (Malthos) ایک ماہر معاشیات اس قسم کے حالات پر بحث کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "ایک خاص معیار سے زیادہ پیدا ہونے والے جانداروں کو انہی محدود ذرائع پر گزارہ کرنا پڑتا ہے جو اس علاقہ میں موجود ہوں اس کے نتیجے میں خوراک کی کم دستیابی کی وجہ سے فالتو جاندار (EXTRA ORGANISMS) ختم ہو جاتے ہیں۔ ان فالتو جانداروں میں زیادہ تر کمزور اور لاغر جاندار ہوتے ہیں"۔

اسی نظریے سے متاثر ہو کر ڈارون نے اپنا "نظریہ فطرتی چناؤ" پیش کیا۔ جس کے مطابق۔

١۔ تمام جاندار مرنے سے پہلے اپنے پیچھے اپنے سے زیادہ جاندار چھوڑ جاتے ہیں جو کہ بہت زیادہ آبادی کا باعث بنتے ہیں اس زیادہ آبادی کو انہی دستیاب ذرائع پر رہنا پڑتا ہے۔

٢۔ خوراک اور پانی وغیرہ کے محدود ذرائع کے حصول کے لئے جانداروں کے درمیان ایک مقابلہ شروع ہو جاتا ہے اور تمام جاندار اپنی بقا کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

٣۔ اس کوشش کے نتیجے میں صرف مضبوط اور طاقتور جاندار باقی رہتے ہیں جبکہ کمزور اور لاغر ختم ہو جاتے ہیں (Survival of the fittest) اور انہی مضبوط اور طاقتور جانداروں کی نسل آگے چلتی ہے۔

فطرتی نظام توازن کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قدرتی حالات کے تحت کوئی بھی جاندار ایک دوسرے سے جدا نہیں رہ سکتا۔ بلکہ ہر ایک دوسرے پر بالواسطہ اور بلاواسطہ اثر انداز ہوتا ہے چاہے اس کا تعلق اسی نسل سے ہو یا کسی اور نسل سے۔ مثال کے طور پر بعض جانور دوسرے جانوروں کو خوراک بناتے ہیں اور بعض جانور پودوں کو خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور پودے جانوروں کی پیدا کی ہوئی کاربن ڈائی اکسائیڈ سے اپنی خوراک تیار کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنی نسل کو آگے بڑھانے کے لئے ہر نر کو مادہ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

کسی بھی جگہ جانداروں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ قدرتی توازن میں بگاڑ پیدا کرتا ہے یہ اضافہ خوراک کے حصول کے لئے جانداروں میں مقابلہ پیدا کرتا ہے۔ بہت سے جاندار اس مقابلے میں ہلاک ہو جاتے ہیں اور آبادی میں پھر توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر خوراک کے ذرائع زیادہ مقدار میں ہوں اور انہیں حاصل کرنے والے جاندار کم ہوں تو مقابلہ نہیں ٹھہرے گا کیونکہ ہر ایک کو مناسب مقدار میں خوراک ملتی رہے گی۔

صحرائی جانور اور پودے زیادہ گنجانیت پیدا نہیں کرتے کیونکہ ان کے لئے دستیاب ذرائع بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لئے صحرائی جھاڑیاں ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر اگتی ہیں کیونکہ پانی کی کمی جانداروں کے درمیان مقابلہ پیدا کردیتی ہے۔ اور اس وجہ سے ایک مخصوص جگہ پر ایک ہی جھاڑی قائم رہتی ہے۔ صحراؤں میں گنجانیت نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ جھاڑیاں اپنی جڑوں سے ایسے کیمیائی مرکبات پیدا کرتی ہیں جن کی وجہ سے ان کے آس پاس کسی بھی بیج کی نشو نما نہیں ہو سکتی۔

جانداروں کا آپس میں باہمی تعلق بھی توازن کے لئے لازم وملزوم ہے۔ یہ تعلق دو جانداروں کے درمیان ایسا عمل ہے جس سے دونوں مستفید ہوتے ہیں۔ یہ تعلق اس صورت میں پیدا ہوتا ہے جب دونوں کی ضروریات ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔ کیونکہ اگر ضروریات مشترک ہو جائیں تو باہمی تعلق یا مدد کی بجائے مقابلہ شروع ہو جائے گا۔ باہمی امداد یا عمل کی مثال مویشیوں اور ان کی انتڑیوں میں رہنے والے بیکٹیریا میں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ بیکٹیریا مویشیوں کی خوراک میں موجود سیلولوز (CELLULOSE) کو ہضم کرتے ہیں اور اس سے پیدا ہونے والی توانائی کا صرف ١٠ فیصد استعمال کرتے ہیں باقی تقریباً ٩٠ فیصد توانائی جانور کے کام ہی آتی ہے۔ اس حصہ داری سے جانور توانائی حاصل کرتا ہے جو بیکٹیریا کے بغیر حاصل نہیں کرسکتا اور بیکٹیریا اس جگہ پر مناسب درجہ حرارت میں محفوظ رہتے ہیں۔

دیمک لکڑی کو خوراک کے طور پر استعمال کرتی ہے لیکن دیمک کے اندر ایسے خامرے (ENZYMES) موجود نہیں ہوتے جو لکڑی کو ہضم کرسکیں۔ دیمک کی انتڑیوں میں رہنے والے یک خلوی جاندار (INTESTINAL FLAGILATE) ایسے خامرے رکھتے ہیں جو لکڑی میں موجود سیلولوز کو شکر میں تبدیل کردیں۔ اس طرح شکر سے توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ دیمک ان جانداروں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اور یہ جاندار انتڑیوں کے باہر زندہ نہیں رہ سکتے لہٰذا دونوں کو زندہ رہنے کے لئے ایک دوسرے کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

بعض جاندار دوسروں کا سہارا تو لیتے ہیں لیکن صرف سہارا لینے والے کو فائدہ پہنچتا ہے جب کہ جس کا سہارا لیا جائے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا مثلاً بعض پرندے اپنے گھونسلے درختوں پر بھڑوں یا مکھیوں کے چھتوں کے قریب بناتے ہیں۔ ان حالات میں مکھیوں اور بھڑوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن پرندوں کے گھونسلے اور انڈے شکاریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

اسی طرح بہت سے ایپی فائیٹ (Epiphyte) درختوں پر اگتے ہیں۔ یہ ایپی فائیٹ صرف جسم کے سہارا کے لئے درختوں سے تعلق قائم کرتے ہیں لیکن اپنی خوراک وغیرہ خود تیار کرتے ہیں۔ اس سے درخت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا لیکن ایپی فائیٹ کو سہارا مل جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی قائم رکھتے ہیں۔

طفیلیت (PARACITISAM) ایک ایسا تعلق ہے جس میں ایک جاندار فائدہ اٹھاتا ہے جبکہ دوسرے کو اکثر نقصان اٹھانا پڑتا ہے کیونکہ طفیلیہ (پیراسائیٹ) میزبان کی تیار کردہ خوراک استعمال کرتا ہے اور اسے غذائی کمی میں مبتلا کردیتا ہے۔ اور بعض اوقات بیماریوں میں مبتلا کردیتا ہے۔ مثلاً ملیریا پیدا کرنے والا جرثومہ (پلازموڈیم) ایک طفیلیہ ہے جو اپنے میزبان کو ملیریا بخار میں مبتلا کردیتا ہے جبکہ خود اپنی نسل کو آگے بڑھاتا ہے۔ اس طرح طفیلیہ میزبان کے باہر زندگی نہیں گزار سکتا۔

کسی بھی موحولیاتی نظام (ایکوسسٹم) میں بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنے یا توازن میں رکھنے میں شکار (PREDATION) اہم کردار ادا کرتا ہے۔ شکار انفرادی طور پر جاندار کے لئے نقصان کا موجب ہوتا ہے لیکن مجموعی آبادی کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایسے جانداروں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے جو شکار کرنے کے قابل ہوں تو شکاری جاندار چست ہو جاتے ہیں اور ان کا شکار کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں لہٰذا ان کی آبادی میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور بچے ہوئے جاندار اپنے آپ کو چھپانے کے لئے مختلف جگہوں میں چلے جاتے ہیں۔ اس طرح شکاریوں کی توجہ دوسرے جانداروں کی جانب ہو جاتی ہے۔ اب یہ جاندار شکار ہونے کی وجہ سے کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ پہلے جاندار اپنی نسل کو آہستہ آہستہ پھر بڑھا لیتے ہیں۔ جب ان کی تعداد پھر بڑھ جائے تو شکاری جانور دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان کی آبادی میں توازن قائم رہتا ہے۔

ممکری (Mimicry) یا نقل ایک ایسا عمل ہے جس کی بدولت اکثر حشرات اپنا بھیس بدل لیتے ہیں اور بھیس بدل کر اپنے آپ کو دشمنوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ مثلاً وائیسرائے (VICEROY) اور مونارچ (MONARCH) تتلیوں کی دو ایسی اقسام ہیں جن میں مونارچ پرندوں کے لئے بدذائقہ ہیں اور وائسرائے خوش ذائقہ ہیں۔ اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرندے وائسرے کو شکار کرتے ہیں اور مونارچ کو نہیں۔ وائسرائے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اپنا بھیس مونارچ کی طرح بدل لیتی ہے اور پرندوں کا شکار ہونے سے بچ جاتی ہے۔ اس طرح بھیس بدل کر اپنا دفاع کرتی ہے اور اپنی نسل کو قائم رکھتی ہے اگر بھیس نہ بدلتی تو پرندوں کے ہاتھوں اس کی نسل ختم ہو جاتی — لہٰذا ان کی آبادی توازن کی حالت میں رہتی ہے۔

اسی طرح بعض حشرات اپنا بھیس بھڑ کی طرح بدل لیتے ہیں جو کہ شکاری پرندوں کے لئے خوش ذائقہ نہیں، اس لئے وہ حشرات بھیس بدل کر اپنا دفاع کرتے ہیں۔

قدرت نے جو جانداروں کا نظام توازن بنا رکھا ہے اس کے قیام کے لئے مردہ اجسام کا خاتمہ ضروری ہے۔ چنانچہ بیکٹیریا اور فنجائی ایسے جاندار ہیں جو مردہ اجسام پر پرورش پاتے ہیں اور ان کے جسموں کو تحلیل کر کے نائیٹروجن اور نائیٹروجنی مرکبات میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اگر مردہ اجسام تحلیل نہ ہوں تو زندہ جانداروں کے لئے کوئی رہنے کی جگہ باقی نہ رہے۔ نائیٹروجن اور اس کے مرکبات پودوں کی نشوونما کے لئے بہت ضروری ہیں ان کے بغیر پودوں کی نشوونما نہیں ہو سکتی۔ پودے صحیح نشوونما پا کر ضیائی تالیف کے عمل کے ذریعے پانی اور ہوا کی کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کو ملا کر اپنی خوراک تیار کرتے ہیں۔ اس عمل میں پیدا ہونے والی آکسیجن فضا میں خارج کر دی جاتی ہے۔ جانور عمل تنفس کے دوران پودوں کی پیدا کردہ آکسیجن استعمال کرتے ہیں اور خوراک سے توانائی حاصل کرتے ہیں۔ آکسیجن کے بغیر توانائی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ عمل تنفس کے دوران پیدا ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں خارج کر دی جاتی ہے جسے پودے استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا کاربن ڈائی آکسائیڈ کے بغر پودے زندہ نہیں رہ سکتے اور آکسیجن کے بغیر جانور زندہ نہیں رہ سکتے اور نائیٹروجن کے بغیر پودوں کی نشوونما نہیں ہوتی۔ اس طرح یہ گیسیں ایک چکر کی صورت میں ماحولیاتی نظام میں گردش کرتی ہیں اور ان کی مقدار ایک خاص معیار سے بڑھنے نہیں پاتی لہٰذا ہوا میں گیسیں ایک توازن کی حالت میں رہتی ہیں۔ کسی بھی گیس میں کمی یا زیادتی نقصان کا موجب بنتی ہے۔

مندرجہ بالا تمام اسباب کرہ ارض کے ماحول اور زندگی میں توازن قائم کئے ہوئے ہیں اور اسی توازن کی بدولت آج تک زندگی کا وجود باقی ہے۔

محمد محمود طاہر، ایم اے ابلاغیات

کھیل اور کھلاڑی

کھیل محض ایک صحت مند تفریح ہی نہیں بلکہ کھیل کو فروغ دیکر نہ صرف آپ خود اپنی اچھی صحت کی ضمانت دے سکتے ہیں بلکہ ساتھ ساتھ معاشرے میں اچھی صحت کی طرف آپ عملی قدم اٹھا سکتے ہیں۔ ہمارے پیارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی کے ساتھ سیر فرماتے ہیں۔

کھیلوں اور کھلاڑیوں کے بارہ میں تازہ خبریں پیش ہیں:-

۱۔ ٹینس :- جنوری کے مہینہ میں ٹینس کی دنیا کا ایک گرینڈ سلام آسٹریلین اوپن کھیلا گیا۔ مردوں کے مقابلوں میں امریکہ کے آندرے اگاسی نے ہم وطن ورلڈ نمبر۱۔ پیٹ سمپراس کو ہرا کر آسٹریلین اوپن جیت لی انہیں تین لاکھ ساٹھ ہزار ڈالرز کا انعام ملا۔

عورتوں کے فائنل میں فرانس کی میری پائیرس (Mary Pierce) نے سپین کی سانچیز ویکارلو کو ہرا کر آسٹریلین اوپن جیت لی یہ پائیرس کی زندگی کا پہلا گرینڈ سلام ٹائٹل تھا اسی طرح وہ گرینڈ سلام جیتنے والی پہلی فرانسیسی خاتون بن گئی۔

۱۱۔ سنوکر :- پاکستان کے نمبر۱۔ صالح محمد نے قومی سنوکر چیمپئن شپ کے فائنل میں محمد شفیق کو شکست دیکر قومی چیمپئن شپ جیت لی۔

۱۱۱۔ کرکٹ :- (i) جنوبی افریقہ نے اپنے ملک میں پاکستان کے خلاف ہونے والے اکلوتے ٹسٹ میچ میں پاکستان کو ۳۲۴ رنز کی شکست دے دی۔ جنوبی افریقہ نے پہلی اننگز میں ۴۶۰ اور دوسری میں صرف ۱۶۰ رنز بنا سکا۔ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان ہونے والا یہ پہلا ٹسٹ میچ تھا۔ جنوبی افریقہ کے میک ملن نے سنچری بنائی اور میچ میں ۱۰ وکٹ لینے والے ڈی ویلیئرز کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

(ii) پاکستان کی کرکٹ ٹیم کا دورہ زمبابوے شروع ہو گیا ہے جہاں تین ٹسٹ اور تین ایک روزہ بین الاقوامی میچز کھیلے جائیں گے۔ پاکستانی فاسٹ بالر وقار یونس اس دورہ میں ان فٹ ہونے کی وجہ سے ٹیم میں شامل نہیں ہیں۔

(iii) آسٹریلیا میں ہونے والی ایشیز سیریز میں انگلینڈ نے بالآخر چوتھے ٹسٹ میچ میں آسٹریلیا کو شکست دے دی۔ انگلینڈ نے آخری بار ۸۷-۱۹۸۶ء میں ایشیز سیریز جیتی تھی اس کے بعد اب تک ہونے والے ایشیز کے ۲۳ ٹسٹ میچز میں یہ انگلینڈ کی صرف دوسری فتح ہے۔

انگلینڈ کے مایہ ناز بلے باز سابق کپتان اور اوپنر گراہم گوچ نے ٹسٹ کرکٹ سے ایشز سیریز کے بعد ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔

(iv) نیوزی لینڈ میں ویسٹ انڈیز نے تین ایک روزہ میچز کی سیریز میں نیوزی لینڈ کو تین صفر سے شکست دے کر سیریز جیت لی۔

بقیہ صفحہ ۱

ہماری ان دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب جب وہ ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ تو اس کا دینے والے پر کوئی احسان نہیں ہو گا۔ بلکہ دینے والے کا اس پر احسان ہو گا۔ اسی طرح انسان جب خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیزوں کو اس کی راہ میں صرف کر کے انعام حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس انعام کا نام جزاء رکھتا ہے۔ جو کہ اس کا احسان اور محض بندہ نوازی اور اپنے غلاموں کی قدر افزائی ہے کہ اس کا نام جزاء رکھتا ہے۔ کیونکہ ہماری اپنی تو کوئی چیز نہیں۔ ہر ایک چیز اسی کی دی ہوئی ہے۔

غرض جس قدر نیکیاں ہیں وہ سب درحقیقت خدا تعالیٰ کا احسان ہیں۔ انسان کی ہنرمندی کا ان میں کچھ بھی دخل نہیں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ ان کا نام جزا رکھتا ہے۔ جو صرف قدر افزائی اور مزید احسان کرنے کے لئے ہے۔

بعض لوگوں کا بعض پر کسی قسم کا حق ہوتا ہے۔ جس کے لینے کے وہ اس لئے حقدار ہوتے ہیں کہ انہوں نے فی الواقعہ ان کا کوئی کام کیا ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جو انسان کے کاموں کا اجر دیتا ہے۔ وہ اس لئے نہیں دیتا کہ انسان اس کا کوئی کام کرتا ہے۔ بلکہ وہ صرف اس لئے انسان کا حق کہلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر اس کو مقرر کر لیا ہے۔ اور خود اس کا نام حق رکھ دیا ہے۔ ورنہ بندہ کا خدا تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ اگر کوئی انسان فرائض بھی ادا کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا کوئی کام نہیں کرتا کیونکہ وہ سب طاقتیں جن کے ذریعہ فرائض کو پورا کرتا ہے انسان کو خدا ہی کی دی ہوئی ہیں۔ پس فرائض کے ادا کرنے میں جو اجر خدا تعالیٰ دیتا ہے اگرچہ وہ اس کا نام جزاء رکھتا ہے لیکن دراصل وہ بھی اس کا احسان اور انعام ہی ہے۔

(از خطبہ ۱۶- مارچ ۱۹۱۷ء)

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب کہوڑ ضلع راولپنڈی جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں غلام احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد کے داماد میاں بشیر الدین محمود صاحب امریکہ میں چند دنوں سے زیادہ بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

نمایاں تعلیمی کامیابی

○ مکرم سعد احمد گوندل ابن مکرم میاں رفیق احمد گوندل آف لاہور نے امریکہ میں کمپیوٹر انجینئرنگ کے پہلے سمسٹر میں ۹۰% سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرم رانا عبد اللطیف صاحب ولد مکرم فیروز الدین صاحب ساکن ہڑپہ ضلع ساہیوال وصیت نمبر ۱۴۷۲۵ کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے۔

○ مکرم حمید الدین بٹ صاحب ولد مکرم ضیاء الدین بٹ صاحب وصیت نمبر ۲۲۲۷۴ آف گوجرانوالہ حال سکنہ ریتا پلاٹ ڈرگ کالونی کراچی کا دفتر وصیت سے ۸۰ء کے بعد سے تاحال رابطہ نہیں ہے۔

○ محترمہ زہرہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد حنیف صاحب قوم قریشی نے ۱۹۴۷ء میں حمزہ غوث سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہ رہا۔

ان سب موصیان کے موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز پڑھیں تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ قائم کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

مکرم پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کا فون نمبر 212248

○ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صدر لجنہ ضلع سرگودھا و تسنیم لطیف صاحبہ جنرل سیکرٹری ضلع کا فون نمبر تبدیل ہو کر 214336 ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 4- فروری-1995ء
سردی میں کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ سندھ اور سرحد کی تجاویز منظور ہو گئی ہیں- خیال ہے کہ جون تک کالاباغ ڈیم کی تعمیر کا اعلان کر دیا جائے گا- یہ تجاویز وفاقی حکومت نے پنجاب کی رضامندی سے منظور کیں- ان کے مطابق نوشہرہ اور کچے کے علاقے کو سیلاب سے بچانے کے لئے سرحد اور سندھ میں بھی ایک ایک ڈیم بنے گا- منڈا ڈیم سرحد کو پانی کی کمی سے بچائے گا- اور سندھ میں بننے والے ڈیم کو موسم سرما میں آبپاشی کے لئے استعمال کیا جائے گا-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اپنی پارٹی کے ایک اہم رکن مسٹر نواز کھوکھر کی پارٹی سے بغاوت کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری پارٹی میں کوئی فارورڈ بلاک نہیں بن رہا- انہوں نے کہا کہ نواز کھوکھر کے حوالے سے خبر ڈس انفارمیشن ہے- حکمران احتساب کے نام پر ذاتی انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں- جو کچھ کر رہے ہیں بھگتیں گے ہمارا کوئی رکن ایسا نہیں جو وفاداریاں تبدیل کرے- انہوں نے کہا کہ نواز کھوکھر نے دباؤ میں آکر ایسا اقدام کیا ہے-

○ مسٹر نواز شریف نے نواز کھوکھر کو مسلم لیگ اسلام آباد کی صدارت سے برطرف کر دیا ہے- مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے سیکرٹری کے عہدے سے بھی ہٹا دیا گیا-

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ نواز کھوکھر کی ہارس ٹریڈنگ کا تحریک عدم اعتماد پر کوئی اثر نہیں پڑے گا-

○ مسٹر آصف علی زرداری ایم این اے نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو عنقریب سخت سیاسی دھچکا لگے گا- پیپلز پارٹی سیاسی لحاظ سے مضبوط ہے- اگر ایم کیو ایم سے کوئی معاہدہ ہوا تو اس کا جلد اعلان کر دیا جائے گا-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ اپوزیشن میں گروہ بندی کے آثار ہیں ان سے حکومت فائدہ اٹھائے گی- حکومتی وزراء خوش ہیں کہ بحران ٹل گیا اور اس کا رخ اپوزیشن کی طرف ہو گیا ہے- اپوزیشن ارکان میں محاذ آرائی اور حکمت عملی کے حامیوں کے درمیان رسہ کشی ہو رہی ہے- چوہدری شجاعت حسین کی دوبارہ گرفتاری سے جارح ارکان خاموش اور اعتدال پسند پسپا ہو گئے- اپوزیشن متحد رہی تو حکومت کو مزید لڑائی کے لئے تیار رہنا ہو گا- نواز شریف کو نقصان ہو سکتا ہے-

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ نواز کھوکھر دباؤ کا سامنا نہ کر سکے اور نواز شریف کا ساتھ چھوڑ گئے- فارورڈ بلاک کا اعلان کرتے وقت ان کی آواز بھرائی ہوئی تھی اور چہرے سے غیر معمولی بے چینی عیاں تھی- نواز کھوکھر کی نواز شریف سے علیحدگی پاکستانی سیاست میں ایک اہم تبدیلی ہے-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ سیاست میں گرما گرمی کسی کا تختہ ضرور کرے گی- حکومت فارورڈ بلاک بنوائے یا جیلیں بھر دے- تبدیلی کو کوئی نہیں روک سکتا- پیپلز پارٹی کا باب بند ہو رہا ہے-

○ مسٹر نواز کھوکھر سے فارورڈ بلاک میں شامل تین اراکین قومی اسمبلی نے ملاقات کی ان کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے- دو کا تعلق سندھ اور پنجاب سے ہے جبکہ ایک کا تعلق فیصل آباد سے ہے-

○ وفاقی وزراء این ڈی خان اور یوسف تالپور نے کہا ہے کہ نواز کھوکھر کو نہ تو کوئی آشیر باد حاصل ہے اور نہ سودے بازی ہوئی ہے-

○ وزیر اطلاعات خالد کھرل نے کہا ہے کہ نواز کھوکھر صرف ٹریلر ہیں فلم چلتے ہی نواز لیگ کے چار ٹکڑے ہو جائیں گے-

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے پولو کے ایک میچ کے دوران اخبار نویسوں کو سیاسی سوال کرنے سے روک دیا انہوں نے کہا کہ سب ٹھیک ہے! آپ بتائیں پولو میچ کیسا ہو رہا ہے-

○ پاکستان نے امریکہ کو سندھ میں بھارتی دہشت گردوں کی آمد اور کراچی میں بھارتی قونصلیٹ کی دہشت گردی کی سرگرمیوں کے بارے میں ٹھوس ثبوت پیش کر دیئے ہیں- اب امید کی گئی ہے کہ امریکی حکومت بھارت سے دہشت گردی کے معاملے پر بات چیت کرے گی-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ فرقہ واریت پھیلانے والوں پر سخت ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے- مرض بڑھ جائے تو سرجری کی ضرورت ہوتی ہے- حکومت کو فرقہ واریت کے خلاف سخت اقدامات کرنے ہوں گے- حکومت کی اپیلوں کے باوجود فرقہ واریت ختم نہ ہوئی تو قانون نافذ کرنے والے ادارے منظم آپریشن کریں گے ایسے افراد کے کوائف اکٹھے کر لئے گئے ہیں جو انٹیلی جنس کی خفیہ رپورٹوں کے مطابق فرقہ واریت پھیلانے کے ذمہ دار ہیں- صدر اور وزیر اعظم نے اس پر اتفاق رائے کر لیا ہے کہ بعض انتہا پسند عناصر کی سرگرمیوں سے اسلام اور ملک کو نقصان پہنچ رہا ہے-

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ ایوان کے اندر ابھی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں- انہوں نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ کم از کم ایک مرتبہ تو کوئی اسمبلی اپنی مدت پوری کرے-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سیاست کے میدان کی زمین عمران خان کے لئے ہموار ہے- پاکستانی اس انتظار میں ہیں کہ عمران خان خود بلا اٹھاتے ہیں یا اسے کسی اور کے ہاتھ میں دیتے ہیں- ایک سابق جنرل عمران خان کو سامنے لا کر بھارت کے خلاف سخت رویہ اپنانا چاہتے ہیں-

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں سب ٹھیک ہے- تحریک عدم اعتماد کا کوئی امکان نہیں-

○ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر رابن اور فلسطینی لیڈر یاسر عرفات مذاکرات پر آمادہ ہو گئے ہیں- فلسطینی خود مختاری کو توسیع دینے کے آئندہ مراحل پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا- امریکہ نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے- قاہرہ میں مصر اسرائیل اردن اور پی ایل او کے سربراہ کے درمیان سربراہی کانفرنس کو امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے ایک تاریخی واقعہ قرار دیا ہے- سربراہی اجلاس کے اختتام پر جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں دہشت گردی کی مذمت کی گئی ہے اور مشرق وسطی میں امن کے عمل کو جاری رکھنے کا عہد کیا گیا-

○ امریکہ کی خاتون اول مسز ہلیری کلنٹن ۲۶ سے ۲۸ مارچ تک پاکستان کا دورہ کریں گی- پچھلے تیس سال میں کسی امریکی صدر کی اہلیہ کا یہ پاکستان کا پہلا دورہ ہو گا-

بھٹی ہومیو کلینک
ٹائم دوران مبارک ایام
دارالیمن وسطی صبح ۸ تا ۱۰ بجے
رحمت بازار صبح ساڑھے دس تا ۳ بجے
شام مغرب تا عشاء فون رہائش 211186

ضروری اعلان
رؤف بک ڈپو عنقریب تبدیل ہو کر کچھ عرصہ کیلئے کالج روڈ پر نزد چرغہ ہاؤس منتقل ہو رہی ہے-
احباب نوٹ فرمالیں فون: 212297

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۷۵ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 0452421244 - فیکس 536

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم- آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے- فی شیشی 20/= روپے
اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع -/10 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون 771 - 211283 (04524) فیکس 212299 (04524)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (حب سیلانو) 20/-
دوائی مفضل الہی برائے اولاد نرینہ 150/-
نوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ فون: 659